## سوال

میرے بھائی کا چند ماہ پہلے انتقال ہوا ہے۔ اس نے ترکہ میں 120 ایکڑ زمین اور وارثین میں ایک بیوہ، تین لڑکیاں، ایک پوتی، دو بھائی اور ایک بہن چھوڑی۔ مرحوم کا ترکہ ان وارثین میں کس طرح تقسیم ہوگا؟

## جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور صورت حال کے مطابق میت کے ورثاء میں ایک بیوی، تین بیٹیاں، ایک پوتی، دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ میت کی کل جائیداد کی تقسیم شرعی اصولوں کے مطابق درج ذیل طریقہ سے کی جائے گی:

| نمبر شمار | میت کا ورثاء | جائیداد کی تقسیم | 120 ایکڑ زمین | فیصد |
|---|---|---|---|---|
| 1 | تین بیٹیاں | کل مال کا دو تہائی | 80 ایکڑ | %66.7 |
| 2 | بیوی | کل مال کا آٹھواں حصہ | 15 ایکڑ | %12.5 |
| 3 | پوتی | اس کو کچھ نہیں ملے گا | --- | --- |
| 4 | دو بھائی | ان تینوں کو باقی ماندہ مال ملے گا | ہر بھائی کو 10 ایکڑ | %16.7 |
| 5 | ایک بہن | | 5 ایکڑ | %4.2 |

**تین بیٹیوں کے دو تہائی حصے کی دلیل:**

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ (النساء: 11)

پھر اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں (ہی) ہوں، تو ان کے لیے اس کا دو تہائی ہے جو اس نے چھوڑا

**بیوی کے آٹھویں حصے کی دلیل:**

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم (النساء: 12)

پھر اگر تمہاری کوئی اولاد ہو تو ان کے لیے اس میں سے آٹھواں حصہ ہے جو تم نے چھوڑا۔

**دو بھائی اور ایک بہن کے باقی ماندہ حصہ لینے کی دلیل:**

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ (صحيح البخاري، الفرائض: 6732).

تم جن ورثا کا حصہ متعین ہے انہیں ان کا حصہ پورا پورا ادا کر دو، پھر جو مال بچ جائے اسے میت کے قریبی ترین مرد رشتے دار کو دے دو۔

**بہن کو بھائی سے آدھا حصہ ملے گا :**

ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِن كَانُوٓا۟ إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ ٱلْأُنثَيَيْنِ (النساء :176)

اور اگر وہ کئی بھائی بہن مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہو گا۔

والله أعلم بالصواب

## محدث فتویٰ کمیٹی

| | | |
|---|---|---|
| فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی | فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ | ڈاکٹر حافظ انس نضر |